International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp: 453- 477

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

حضرت یعقوب علیہ السلام قرآن اور کتاب مقدس کی روشنی میں تعارف، فضائل و مناقب کا تجزیاتی مطالعہ

Prophet Yaʿqūb (Jacob) in the Light of the Qurʾān and the Bible: An Analytical Study of His Life, Virtues, and Merits

Muhammad Fiyaz Akram
BS in Islamic Studies, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
Sheikh Muhammad Ali
BS in Islamic Studies, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Abstract

This analytical study explores the life, virtues, and merits of Prophet Yaʿqūb (Jacob) as presented in both the Qurʾān and the Bible, providing a comprehensive understanding of his significant role in Abrahamic religions. The first section delves into the etymological meanings of the name "Yaʿqūb" through various linguistic sources, highlighting its implications and contextual significance within religious texts. The second section examines the depiction of Prophet Yaʿqūb in the Qurʾān, emphasizing his prophetic lineage, steadfastness in faith, and the trials he endured with unwavering patience. Parallelly, the study analyzes the detailed narratives found in the Bible, particularly in the Book of Genesis, offering a comparative perspective on his life events and spiritual journey. The final section focuses on the virtues and merits attributed to Prophet Yaʿqūb in the Qurʾānic discourse, including his dedication to monotheism, his exemplary character, and his role as the patriarch of the Israelites, through whom numerous prophets emerged. This study aims to bridge understanding between Islamic and Judeo-Christian traditions by highlighting commonalities and distinctions in

the portrayal of Prophet Yaʿqūb, thereby fostering interfaith appreciation and scholarly discourse. The comprehensive analysis underscores the enduring legacy of Prophet Yaʿqūb and his profound influence on the spiritual and moral foundations of the Abrahamic faiths.

Keywords: Prophet Yaʿqūb, Qurʾān, Bible, Linguistic Analysis, Virtues.

تعارف موضوع

حضرت یعقوب علیہ السلام اسلامی، یہودی اور عیسائی روایات میں ایک مرکزی اور محترم مقام رکھتے ہیں۔ اس تحقیقی مطالعے کا مقصد حضرت یعقوب علیہ السلام کی شخصیت، فضائل اور مناقب کو قرآنِ حکیم اور بائبل کی روشنی میں جامع انداز میں پیش کرنا ہے۔ پہلے مبحث میں آپ کے نام "یعقوب" کے لغوی معنی کو مختلف لغات اور زبانوں کے تناظر میں جانچا گیا ہے، تاکہ اس نام کی گہرائی اور اس کے پسِ منظر کو سمجھا جاسکے۔ دوسرے مبحث میں قرآنِ کریم میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے تذکرے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جس میں آپ کی نبوت، صبر، اور توحید پر مبنی زندگی کے پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اسی طرح بائبل میں موجود آپ کی زندگی کے واقعات اور حالات کا تجزیہ کرکے دونوں مقدس کتب میں موجود بیانات کا موازنہ پیش کیا گیا ہے۔ آخری مبحث میں قرآن کی روشنی میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے فضائل اور مناقب پر روشنی ڈالی گئی ہے، جس سے ان کی روحانی عظمت اور اخلاقی صفات کا عمیق جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ تحقیق مختلف مذاہب کے مابین تفہیم اور مکالمے کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوگی۔

مبحث اوّل: اسم یعقوب کے لغوی معنی مختلف لغات کی روشنی میں

حضرت یعقوب، حضرت اسحاق کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کے پوتے تھے۔ آپ علیہ السلام بنی اسرائیل کے جد امجد ہیں۔ بنی اسرائیل میں مبعوث ہونے والے ہزاروں انبیاء آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہی تشریف لائے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام یہودیت، عیسائیت اور اسلام تینوں الہامی مذاہب کے ماننے والوں کے لیے اہم شخصیت ہیں۔ قرآن حکیم اور بائبل دونوں میں آپ علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ بائبل بالخصوص عہد نامہ عتیق میں آپ علیہ السلام کا ذکر بہت تفصیل سے ملتا ہے۔ جب کہ عہد نامہ جدید میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام نسب ناموں میں آتا ہے۔ بائبل میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زندگی سے متعلق تمام حالات اور واقعات کا ذکر کتاب پیدائش (باب ۲۵ تا ۵۰) میں درج ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے لغوی معنی

قاموس معانی الاسماء میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے درج ذیل معنی ہیں:

یعقوب:

اسم علم مذکر عبری توراتی،

معناه: الذی یعقب الآخر أو بخلفة، و هم یلفظونه ‘یعاقوب’. و معظم الاسماء العبریة أفعال مضارعة أو أسماء فاعل. و هو اسم نبی مذکور فی القرآن و التوراة. و بلفظ لفظاً أجنبیاً، فیقولون: جاک، کاکوب، والیعقوب فی العربیة: الخمر الصافیة تماماً أشبه بد مع العین، و لم یریدوه. [1]

تفسیر طبری میں حضرت یعقوب کے درج ذیل معنی تحریر کیے گئے ہیں:

و کان یعقوب یدعی ‘اسرائیل’ بمعنی عبدالله و صفوته من خلقه و ‘ایل’ هو الله و ‘اسراء’ هو العبد کما قیل ‘جبریل’ بمعنی عبدالله و کما

حدثنا ابن حمید، حدثنا جریر، عن الاعمش عن اسماعیل عن اسماعیل بن رجاء عن عمیر مولی ابن عباس، عب ابن اعباس أنّ اسرائیل کفولک: عبدالله. و حدثنا ابن حمید، قال: حدثنا جریر، عن الاعمش، عن المهنال، عن عبدالله بن الحارث قال: ‘ایل’ الله العبرانیة. [2]

امام شوکانی اسم یعقوب کے بارے میں لکھتے ہیں:

اتفق المفرون علی ان اسرائیل هو یعقوب بن اسحاق بن ابراهیم علیهم السلام، و معناه: عبدالله لأن ‘اسر’ فی لغتهم هو العبد و ‘ایل’ هو الله قیل:ان له اسمین، و قیل: اسرائیل لقب له. [3]

عہد نامہ عتیق میں اسم یعقوب کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان کی گئی ہے:

یعقوب هو ابن اسحاق بن ابراهیم، و یعد ثالث آباء الیهود، و تو ام عیسو، و ترجع تسمیة یعقوب لکونه ولد ویده ممسکة بکعب عیسو جاء فی سفر التکوین فلما التملت ایام حیلها تبیّن انّ فی بطنها تو آمین: فخرج الاوّل أسمر اللون کله کفروة شعر فسمّوه عیسو ثم خرج اخوة و یده قابضة علی عقب عیسو مسموه یعقوب.[4]

اور ابرہام کے بیٹے اضحاق کا نسب نامہ یہ ہے۔ ابرہام سے اضحاق پیدا ہوا۔ اضحاق چالیس برس کا تھا جب اس نے ربقہ سے بیاہ کیا جو فدّان آرام کے باشندہ بیتوایل ارامی کی بیٹی اور لابن ارامی کی بہن تھی۔ اور اضحاق نے اپنی بیوی کے لئے خداوند سے دعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی اور خداوند نے اس کی

> دعا قبول کی اور اس کی بیوی ربقہ حاملہ ہوئی۔ اور اس کے پیٹ میں دو لڑکے آپس میں مزاحمت کرنے لگے۔ تب اس نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو میں جیتی کیوں ہوں؟ اور وہ خداوند سے پوچھنے گئی۔

خداوند نے اسے کہا: دو قومیں تیرے پیٹ میں ہیں اور دو قبیلے تیرے بطن سے نکلتے ہی الگ الگ ہو جائیں گے اور ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے زور آور ہو گا اور بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا اور جب اس کے وضع حمل کے دن پورے ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں توام ہیں۔ اور پہلا جو پیدا ہوا تو سرخ تھا اور اوپر سے ایسا جیسے پشمینہ اور انہوں نے اس کا نام عیسو رکھّا۔ اس کے بعد اس کا بھائی پیدا ہوا اور اس کا ہاتھ عیسو کی ایڑی کو پکڑے ہوئے تھا اور اس کا نام یعقوب رکھّا گیا۔ جب وہ ربقہ سے پیدا ہوئے تو اضحاق ساٹھ برس کا تھا۔[5]

آپ علیہ السلام کا نسب نامہ کچھ یوں ہے:

ولادت: بائبل کا مفسر لکھتا ہے:

> “Nothing is more natural than that the Hebrew author intended to intimate that Rebekah enquired of God through Abraham the prophet, her father-in-law, who still survived[6].”

مبحث دوم: حضرت یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ قرآن میں

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ آپ اپنے والد گرامی حضرت اسحاق علیہ السلام کے بعد منصب نبوت پر سرفراز ہوئے۔ آپ کا شمار اللہ تعالیٰ کے انتہائی جلیل القدر، اولوالعزم اور صابر پیغمبر ان عظام میں ہوتا ہے کیونکہ آپ نے آزمائش و ابتلاء کا ایک طویل دور گزارا لیکن کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا عبرانی نام اسرائیل ہے۔ اسرا کے معنی (عبد) اور ایل کے معنی (اللہ) یعنی عبد اللہ، قرآن حکیم نے اہل کتاب یہود و نصاری کو بنی اسرائیل کہہ کر مخاطب کیا ہے (یعنی اولاد یعقوب)۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا اسم گرامی مشہور و معروف ہے۔ انھی کی نسل میں ہزارہا انبیاء و رسل پیدا ہوئے ہیں جنھیں انبیاء بنی اسرائیل کہا جاتا ہے[7]۔

علامہ طبری نے اسرائیل کے ایک معنی رات کا سفر دوست بیان کیے ہیں۔ کیونکہ بائبل کے بیان کے مطابق ماموں کے ہاں جاتے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام رات کے وقت سفر کرتے اور دن کو کہیں نہ کہیں چھپ جاتے اس وجہ سے آپ کا نام اسرائیل پڑ گیا۔ (اسراء۔ رات کو چلنے والا اور ایل کے معنی دوست)[8]

پیدائش

قرآن حکیم میں کئی مقامات پر اس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اسحاق کے ساتھ یعقوب کی پیدائش کی بھی خوشخبری دی تھی۔ مزید یہ کہ آپ کی نسل میں اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے:

> **ووهبْنالهٓ إسْحٰق ويعْقوْب وجعلْنا في ذرّيّته النّبوّة والْكتٰب وأتيْنٰه أجْره في الدّنْياۖ وإنّه في الْأٰخرة لمن الصّٰلحينO** [9]
>
> ترجمہ: ”اور ہم نے اسے (ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب (میں اولاد) عنایت فرمائی اور اس کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی، اور اسے دنیا میں اس کا اجر عطا کیا اور آخرت میں وہ یقیناً صالحین میں سے ہو گا۔“

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے وطن، قوم اور اہل کے عوض ایسی اولاد بخشی جس میں روز قیامت تک رسالت کا سلسلہ چلتا رہا۔ اس کے بعد تمام نبی اور تمام دعوات رسالت انھی کی ذریت میں تھیں۔ انبیائے بنی اسرائیل کا سلسلہ بھی اور نسل اسماعیل کے دو جلیل القدر نبی و رسول بھی یعنی اسماعیل ذبیح اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت و تکالیف رسالت کا دنیوی بدلہ بھی تھا اور آخرت کا انعام و احسان عظیم بھی تھا۔ اس سے بڑی بات اور کیا ہو گی کہ حضرت اسحاق، یعقوب اور موسیٰ علیہم السلام جیسے انبیاء و رسل ان کی نسل کی ایک شاخ سے پیدا ہوئے اور سید الرسل سید الکائنات، اولین و آخرین کے سردار محمد رسول اللہ ﷺ ان کی دوسری شاخ اسماعیل سے پیدا ہوئے۔ اس دوسری شاخ میں ایک ذبیح اللہ ہے اور دوسرا حبیب اللہ ہے علیہما الصلوۃ السلام۔[10]

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے:

> **وامْرأته قآئمةٌ فضحكتْ فبشّرْنٰها بإسْحٰق ومنْ ورآء إسْحٰق يعْقوب** [11]
>
> ترجمہ: ”ابراہیم کی بیوی بھی کھڑی ہوئی تھی وہ یہ سن کر ہنس دی پھر ہم نے اس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوش خبری دی۔“

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

اللہ پاک فرماتا ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اسحاق جیسا بیٹا بخشا۔ حالانکہ بڑھاپے کے سبب وہ اور ان کی بیوی سارہ اولاد سے مایوس ہو چکے تھے۔ فرشتوں نے انھیں یہ بھی بشارت دی کہ وہ نبی بھی ہو گا اور اس کی نسل بھی بڑھے گی یعنی فرمایا:

فبشّرْناها بإسْحاق ومنْ وراء إسْحاق يعْقوب یعنی اس مولود اسحاق کو تمھاری حیات ہی میں لڑکا ہو گا اور تمھاری آنکھیں جیسے بیٹے سے ٹھنڈی ہوں گی، پوتے سے بھی ٹھنڈی ہوں گی۔ کیونکہ بقاء نسل کے ثبوت کے سبب پوتے کی ولادت سے خوشی اور بھی زیادہ ہوتی ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اشتقاق عقب سے ہے یعنی اسحاق کے بعد اس کے عقب میں بھی آنے والا۔ یہ صلہ ہے ابراہیم کا جس نے اپنے وطن اور قوم کو چھوڑا، ان کے شہروں سے ہجرت کر کے عبادت الٰہی کی خاطر دور دراز چل دیا۔ اس کی جزا ان کی صالح صلبی اولاد تھی تاکہ ان سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

سورۃ البقرۃ میں ہی ایک مقام پر تمام انبیاء کرام علیہ السلام پر بغیر کسی تفریق کے ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد ہے:

> **قوْلوْٓا أمنّا باللّٰه ومآ أنْزل إليْنا ومآ أنزل إلىٓ إبْرٰهيْم وإسْمٰعيْل وإسْحٰق ويعْقوب والْأسْباط ومآ أوْتى موسىٰ وعيْسىٰ ومآ أوْتى النّبيّون منْ رّبّهمْ لا نفرّق بيْن أحدٍ مّنْهمْ ونحْن له مسْلمونO**[12]
>
> ترجمہ: ”مسلمانو! کہو کہ ”ہم ایمان لائے اور اس ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراھیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب کی طرف نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے تمام پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی تھی۔ ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے مسلم ہیں۔“

مزید وارد ہوا ہے:

> **أمْ تقوْلوْن إنّ إبْرٰهيْم وإسْمٰعيل وإسْحٰق ويعْقوْب والْأسْباط كانوْا هوْدًا أوْ نصرٰىؕ قلْ أأنْتمْ أعْلم أم اللّٰهؕ ومنْ أظْلم ممّنْ كتم شهادةً عنده من اللّٰهؕ وما اللّٰه بغافلٍ عمّا تعْملونO** [13]
>
> ترجمہ: ”پھر کیا تمہارا کہنا یہ ہے کہ ابراھیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ سب کے سب یہودی تھے یا نصرانی تھے؟ کہو ”تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو گا، جس کے ذمے اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے؟ تمہاری حرکات سے اللہ غافل تو نہیں ہے۔“

یہ یہود و نصاریٰ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی ذریت کے باب میں ان کے دعوے کو پھر دہرانے کا مطالبہ بوجہ اتمام حجت کے کیا ہے۔ یعنی کیا فی الواقع تم یہ سنگین بات کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب علیہم السلام اور ان کے خلاف یہودی یا نصرانی تھے؟ پھر سرزنش کے انداز میں سوال کرایا ہے کہ ان لوگوں کے مذہب و عقیدہ کا حال

تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ پھر باندازِ حسرت و افسوس فرمایا کہ ان لوگوں سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی کسی شہادت کو چھپائیں، یعنی تورات موجود ہے، اس میں ان لوگوں کے مذہب و عقیدہ کی تفصیلات موجود ہیں، اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کے زبانوں میں یہودیت اور نصرانیت کا کہیں نام ونشان بھی پایا نہیں جاتا تھا۔ یہ نام تو تم نے ان کے صدیوں بعد گھڑے ہیں۔ خدا نے ہمیشہ اپنے نبیوں اور رسولوں پر وہی دین اتارا ہے جس کا نام اسلام ہے۔ اس کے بعد نہایت سخت دھمکی کے انداز میں فرمایا کہ یہ اللہ کے دین کے خلاف جو شرارتیں تم کر رہے ہو، خدا ان سے بے خبر نہیں ہے، اس کا انجام تمھارے سامنے آئے گا۔

سورہ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قلْ أمنّا باللّٰه ومآ أنْزل علیْنا ومآ أنزل علیٰٓ إبْرٰهیْم وإسْمٰعیل وإسْحٰق ویعْقوْب والْأسْباط ومآ أوْتی موْسیٰ وعیْسیٰ والنّبیّوْن من رّبّهمْ لا نفرّق بیْن أحدٍ مّنْهمْ ونحْن له مسْلمونO[14]

ترجمہ: ”کہو کہ اللہ کو مانتے ہیں، اس تعلیم کو مانتے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی ہے، ان تعلیمات کو بھی مانتے ہیں جو ابراھیمؑ، اسماعیل، اسحاقؑ، یعقوب اور اولادِ یعقوب پر نازل ہوئی تھیں، اور ان ہدایات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں۔ ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے تابع فرمان (مسلم) ہیں۔“

یہاں اسلامی تصورِ حیات، جو بہت وسیع ہے اور اس میں تمام سابقہ رسالتیں بھی شامل ہیں اور اسلامی نظام کے جھنڈے تلے وہ تمام رسول جمع ہیں جنھوں نے کبھی بھی رسالت خداوندی کا فریضہ سر انجام دیا، کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ اسلامی نظام کی اساس عقیدۂ توحید پر ہے اور اس کے تصور کے مطابق تمام انبیاء کا منبع ہدایت ایک ہے۔ یعنی ذات باری اور تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یعنی یہاں یہ حقیقت ایک بار پھر دہرا دی گئی ہے کہ اسلام کوئی نیا، نوپید اور انوکھا دین نہیں، وہی پرانا دین توحید ہے۔ سارے انبیاء و مرسلین اسی کی تبلیغ کرتے چلے آئے ہیں اور مسلمان کا ایمان سارے پیغمبروں پر یکساں ہوتا ہے۔

سورۃ آل عمران میں ہی ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

كلّ الطّعام كان حلًّا لبنی إسْرآءیْل إلّا ماحرّم إسْرآءیل علی نفْسه منْ قبْل أنْ تنزّل التّوْراةۗ قلْ فأْتوْا بالتّوْراة فاتْلوْهآ إنْ كنْتمْ صادقینO [15]

ترجمہ: ”کھانے کی یہ ساری چیزیں ﴿جو شریعت محمدؐی میں حلال ہیں﴾ بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں، البتہ بعض چیزیں ایسی تھیں جنھیں تورات کے نازل کیے جانے سے پہلے اسرائیل نے خود اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ ان سے کہو، اگر تم ﴿اپنے اعتراض میں﴾ سچّے ہو تو لاؤ تورات اور پیش کرو اس کی کوئی عبارت۔“

جب حضور انور ﷺ نے اپنا ملت ابراہیمی پر ہونا بیان فرمایا تو یہود کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ تو اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں اور اس کا دودھ پیتے ہیں! نبی کریم ﷺ نے جواب دیا کہ ”یہ چیزیں ابراہیم کے لیے حلال تھیں، اس لیے ہم بھی ان چیزوں کو حلال سمجھتے ہیں۔“ یہود کہنے لگے کہ آج جتنی چیزیں ہم حرام سمجھتے ہیں وہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے زمانے سے حرام چلی آ رہی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہود کی تکذیب اور تردید میں مذکورہ آیت نازل فرمائی۔[16]

اسی لیے اللہ پاک نے فرمایا کھانے کی یہ ساری چیزیں (جو شریعت محمدی ﷺ میں حلال ہیں) بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں البتہ بعض چیزیں ایسی تھیں جنھیں تورات کے نازل کیے جانے سے پہلے اسرائیل نے خود اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ ان سے کہو اگر تم (اپنے اعتراض میں) سچے ہو تو لاؤ تورات اور پیش کرو اس کی کوئی عبارت۔

دراصل اس میں قصہ یہ ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النساء کا مرض لاحق تھا۔ آپ علیہ السلام نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس سے شفاء دیں تو سب سے زیادہ جو کھانا مجھ کو محبوب ہے اس کو چھوڑ دوں گا۔ ان کو شفاء ہو گئی اور سب سے زیادہ محبوب آپ علیہ السلام کو اونٹ کا گوشت تھا اس کو ترک فرما دیا۔ اور بنی اسرائیل میں یہ سنت یعقوبی چل پڑی اور انھوں نے بھی ان چیزوں کو حرام کر لیا جو ان کے باپ نے حرام کی تھیں۔[17]

سورۃ النساء میں ارشاد ہوا ہے:

إنّا أوْحيْنآ إليْك كمآ أوْحيْنآ إلى نوحٍ والنّبيّيْن منْۢ بعْده ۚ وأوْحيْنآ إلىٰٓ إبْرٰهيْم وإسْمٰعيل وإسْحٰق ويعْقوْب والْأسْباط وعيسىٰ وأيّوْب ويوْنس وهٰرون وسليْمٰن ۚ وأتيْنا داود زبورًاO [18]

ترجمہ: ”بلاشبہ ہم نے تیری طرف وحی کی، جیسے ہم نے نوح اور اس کے بعد (دوسرے) نبیوں کی طرف وحی کی اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔“

اس آیت مبارکہ میں بھی دیگر انبیاء کے ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کے لیے بھی وحی کا اثبات کیا گیا ہے۔

سورۃ الانعام میں ارشاد خداوندی ہے:

ووهبْنا لهٓ إسْحٰق ويعْقوْب ۚ كلًّا هديْنا ۚ ونوْحًا هديْنا من قبْلۖ ومنْ ذرّيّته داود وسليْمٰن وأيّوْب ويوْسف وموسىٰ وهٰروْن ۚ وكذٰلك نجْزى الْمحْسنينO [19]

ترجمہ: ”اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے، ان سب کو ہم نے ہدایت دی اور اس سے پہلے نوح کو ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔“

اس مقام پر قرآن ہمارے سامنے ایک مقدس ایمانی جلوس کا منظر پیش کرتا ہے۔ جس کی قیادت نوح سے لے کر ابراہیم تک اور خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ تک انبیاء ورسل کی پاک جماعت کرتی ہے۔ یہ ایک مسلسل جلوس ہے، خاص کر ابراہیم اور ان کے بیٹوں سے آگے تک انبیاء کے نام تاریخی تسلسل کی بناء پر نہیں لیے گئے۔ مقصد صرف ان حضرات کا ذکر ہے۔ تاریخی تسلسل مراد نہیں ہے۔ فرمایا ہے کہ یہ سب لوگ موحد تھے۔ اللہ کے دین کو پہنچانے والے تھے۔ ان کو کتاب وحکمت اور نبوت کی تھی۔ یہ اللہ کی ہدایت پر کاربند تھے۔ یہ رہنمائی کے سرچشمے اور روشنی کے مینار تھے۔

سورۃ ھود میں آپ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری سنائی جارہی ہے۔

وامْرأته قآئمةٌ فضحكتْ فبشّرْنٰها بإسْحٰق ومنْ ورآء إسْحٰق يعْقوْبO [20]

ترجمہ: ”اور اس کی بیوی کھڑی تھی، سو ہنس پڑی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوش خبری دی۔“

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر کو اور گھر والوں کو خیر باد کہتے ہوئے ہجرت اختیار کی تو اللہ نے ان کا نعم البدل اولاد کی شکل میں انھیں عطا فرمایا۔ اولاد بھی ایسی جو سب نبی تھے۔ سیدنا اسحاق علیہ السلام بھی نبی۔ پھر ان کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام بھی نبی پھر انھی کی اولاد سے یعنی بنی اسرائیل میں سینکڑوں نبی پیدا ہوئے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے:

فلمّا اعْتزلهمْ وما يعْبدون من دون اللّٰه وهبْنا لهٓ إسْحٰق ويعْقوْبۖ وكلًّا جعلْنا نبيًّاO ووهبْنا لهم مّن رّحْمتنا وجعلْنا لهمْ لسان صدْقٍ عليًّاO [21]

> ترجمہ: ”تو جب وہ ان سے اور ان چیزوں سے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، الگ ہو گیا تو ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا۔ اور ہم نے انھیں اپنی رحمت سے حصہ عطا کیا اور انھیں سچی ناموری عطا کی، بہت اونچی۔“

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب اولاد کے حصول کی دعا مانگی تو بالخصوص آل یعقوب علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے (میری اولاد کو) میرا اور آل یعقوب علیہ السلام کا وارث بنا۔ قرآن حکیم میں اس بات کا یوں تذکرہ ہوا ہے:

> **يرثنى ويرث منْ أل يعْقوبۖواجْعلْه ربّ رضيًّاO** [22]

> ترجمہ: ” جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے اور اے میرے رب! اسے پسند کیا ہوا بنا۔“

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اوپر کی جانے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا کہ جب آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اولاد کے حصول کی دعا مانگی تو اللہ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی اور ان کو اولاد سے نوازا۔ پھر یہ بھی کہ صرف بیٹے کی ہی نہیں بلکہ پوتے کی بھی خوشخبری دی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو نفل فرمایا کیونکہ نفل فرض پر زیادتی کو کہتے ہیں اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو جو حضرت یعقوب علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے، وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا پر زائد تھے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دوسری نعمت یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف اور اپنی توفیق سے سب کو صالح اور نیک بنایا۔ چنانچہ سورۃ الانبیاء میں ارشاد ہوا ہے:

> **ووهبْنا لهٓ إسْحٰق ويعْقوْب نافلةًۖوكلًّا جعلْنا صالحيْنO وجعلْناهمْ أئمّةً يهْدوْن بأمْرنا وأوْحيْنآ إليْهمْ فعْل ٱلْخيْرٰت وإقام الصّلوٰة وإيتآء الزّكوٰةۖ وكانوٓا لنا عابدينO** [23]

> ترجمہ: ”اور ہم نے اسے اسحاق اور زائد انعام کے طور پر یعقوب عطا کیا اور سبھی کو ہم نے نیک بنایا۔ اور ہم نے انھیں ایسے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے ساتھ رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف نیکیاں کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی بھیجی اور وہ صرف ہماری عبادت کرنے والے تھے۔“

سورۃ العنکبوت میں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی اور اپنی قوم کو کفر کی وجہ سے چھوڑا اور تمام خویش و اقارب سے مفارقت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے کی حالت میں اسحاق جیسا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا ان کو عطا کیا تاکہ اولاد صالح سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ مزید برآں یہ فرمایا کہ اللہ پاک

نے ابراہیم ہی کی اولاد میں نبوت اور آسمانی کتب کو رکھ دیا کہ آئندہ جس کو نبوت اور کتاب ملے گی ابراہیم ہی کی اولاد میں سے ہو گا۔ چنانچہ اس آیت میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

> **ووھبْنا لہٓ إسْحٰق ویعْقوْب وجعلْنا فی ذرّیّته النّبوّة و الْکتٰب وأتیْنٰه أجْره فی الدّنْیاۖ وإنّه فی الْأخرة لمن الصّالحینO** [24]

> ترجمہ: ”اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی اور ہم نے اسے اس کا اجر دنیا میں دیا اور بے شک وہ آخرت میں یقینا صالح لوگوں سے ہے۔“

سورۃ ص میں حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی یاد دہانی فرمائی۔ یہ اسرائیلی سلسلہ رشد و ہدایت کے اصل عماید ہیں۔ ان لوگوں کو پدرانہ قسم کی سرداری بھی حاصل رہی اور روحانی بصیرت بھی۔ اس وجہ سے ان کی صفت اولو الایدی والا بصار آئی ہے یعنی ان کو قوت اور بصیرت دونوں نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا۔ اور ان کو آخرت کی یاد دہانی کے خاص مشن پر مامور کیا تھا۔ اور وہ ہمارے خاص برگزیدہ اخیار میں سے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> **واذْکرْ عبادنآ إبْرٰھیم وإسْحٰق ویعْقوب أوْلی ٱلْأیْدی والْأبْصارO إنّآ أخْلصْناھم بخالصةٍ ذکْری ٱلدّارO وإنّھمْ عندنا لمن الْمصْطفیْن ٱلْأخْیارO** [25]

> ترجمہ: ”اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کر، جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ بے شک ہم نے انھیں ایک خاص صفت کے ساتھ چن لیا، جو اصل گھر کی یاد ہے۔ اور بلاشبہ وہ ہمارے نزدیک یقیناً چنے ہوئے بہترین لوگوں سے تھے۔“

حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر کتاب مقدس کی روشنی میں

> ”خداوند نے اسے کہا: دو قومیں تیرے پیٹ میں ہیں اور دو قبیلے تیرے بطن سے نکلتے ہی الگ الگ ہو جائیں گے اور ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے زورآور ہو گا اور بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا اور جب اس کے وضع حمل کے دن پورے ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں توام ہیں۔ اور پہلا جو پیدا ہوا تو سرخ تھا اور اوپر سے ایسا جیسے پشمینہ اور انہوں نے اس کا نام عیسو رکھّا۔ اس کے بعد اس کا بھائی پیدا ہوا اور اس کا ہاتھ عیسو کی ایڑی کو پکڑے ہوئے تھا اور اس کا نام یعقوب رکھّا گیا۔ جب وہ ربقہ سے پیدا ہوئے تو اضحاق ساٹھ برس کا تھا[26]۔“

عیسو اپنے پہلوٹھے کا حق بیچتا ہے

پہلوٹھے کو دستور کے مطابق دوسرے بچوں کے مقابلے میں باپ کی میراث میں سے دوگنا حصہ ملتا تھا۔ باپ کی وفات کے بعد پہلوٹھا شخص روحانی امور میں خاندان کی قیادت کرتا اور دیگر سماجی ذمہ داریوں کا کفیل بھی ہوتا تھا۔ عیسو نے یہ حق یعقوب کے ہاتھوں بیچ کر اسے حقیر جانا اور بعد میں اسے نیت کی تبدیلی کا موقع نہ ملا۔

چنانچہ اس واقعے کو یوں بیان کیا گیا ہے:

اور وہ لڑکے بڑھے اور عیسو شکار میں ماہر ہو گیا اور جنگل میں رہنے لگا اور یعقوب سادہ مزاج ڈیروں میں رہنے والا آدمی تھا۔ اور اضحاق عیسو کو پیار کرتا تھا کیونکہ وہ اس کے شکار کا گوشت کھاتا تھا اور ربقہ یعقوب کو پیار کرتی تھی۔ اور یعقوب نے دال پکائی اور عیسو جنگل سے آیا اور بے دم ہو رہا تھا۔ اور عیسو نے یعقوب سے کہا کہ یہ جو لال لال ہے مجھے کھلا دے کیونکہ میں بے دم ہو رہا ہوں۔ اسی لئے اس کا نام ادوم بھی ہو گیا۔ تب یعقوب نے کہا تو آج اپنا پہلوٹھے کا حق میرے ہاتھ بیچ دے۔ عیسو نے کہا دیکھ میں تو مرا جاتا ہوں پہلوٹھے کا حق میرے کس کام آئے گا؟ تب یعقوب نے کہا کہ آج ہی مجھ سے قسم کھا۔ اس نے اس سے قسم کھائی اور اس نے اپنا پہلوٹھے کا حق یعقوب کے ہاتھ بیچ دیا۔ تب یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی۔ وہ کھا پی کر اٹھا اور چلا گیا۔ یوں عیسو نے اپنے پہلوٹھے کے حق کو ناچیز جانا۔[27]

عیسو اور یعقوب کی شخصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے بائبل کا مفسر لکھتا ہے:

Esau appears plainly as a worldly, irreligious man, indifferent to his parents' wishes. Uninterested in the divine covenant, and unmindful of the privileges and responsibilities which were to distinguish his race. The character of Jacob is in marked contrast to that of Esau. Craftiness and subtility, even meanness and deceit, mark many of his actions; but on the other hand, his patient endurance, strength of character, and warmth of affection call forth admiration. Long years of suffering and discipline were needed to purify his character from its baser elements, and make him worthier of the divine blessing.[28]

اضحاق یعقوب کو برکت دیتا ہے:

قدیم زمانے کے لوگ زبانی وعدوں اور بستر مرگ پر دی گئی برکتوں کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ برکت دینے والا شخص جو کچھ بولتا تھا اسے تحریری قانون کی مانند پکا مانا جاتا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان برکتوں کو اتنا مضبوط اور قوی مانا جاتا تھا کہ انھیں واپس نہیں لیا جا سکتا تھا۔

عہد عتیق میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دھوکے سے اپنے والد اضحاق سے برکت کی دعا حاصل کر لی۔ واقعہ کچھ یوں ہے:

> جب اضحاق ضعیف ہو گیا اور اس کی آنکھیں ایسی دھندلا گئیں کہ اسے دکھائی نہ دیتا تھا تو اس نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کو بلایا اور کہا: اے میرے بیٹے! اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں۔ تب اس نے کہا: دیکھ میں تو ضعیف ہو گیا ہوں اور مجھے اپنی موت کا دن معلوم نہیں۔ سو اب تو ذرا اپنا ہتھیار، اپنا ترکش اور اپنی کمان لے کر جنگل کو نکل جا اور میرے لیے شکار مار لا۔ اور میری حسب پسند لذیذ کھانا میرے لیے تیار کر کے میرے آگے لے آ تا کہ میں کھاؤں اور اپنے مرنے سے پہلے دل سے تجھے دعا دوں اور جب اضحاق اپنے بیٹے عیسو سے باتیں کر رہا تھا تو ربقہ سن رہی تھی اور عیسو جنگل کو نکل گیا کہ شکار مار کر لائے۔ تب ربقہ نے اپنے بیٹے یعقوب سے کہا کہ دیکھ میں نے تیرے باپ کو تیرے بھائی عیسو سے یہ کہتے سنا ہے کہ میرے لیے شکار مار کر لذیذ کھانا میرے واسطے تیار کر تا کہ میں کھاؤں اور اپنے مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجھے دعا دوں۔ سو اے میرے بیٹے! اس حکم کے مطابق جو میں تجھے دیتی ہوں میری بات کو مان۔ اور جا کر ریوڑ میں سے بکری کے دو اچھے اچھے بچے مجھے لا دے اور میں ان کو لے کر تیرے باپ کے لیے اس کی حسب پسند لذیذ کھانا تیار کر دوں گی۔ اور تو اسے اپنے باپ کے آگے لے جانا تا کہ وہ کھائے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے دعا دے۔ تب یعقوب نے اپنی ماں ربقہ سے کہا دیکھ میرے بھائی عیسو کے جسم پر بال ہیں اور میرا جسم صاف ہے۔ شاید میرا باپ مجھے ٹٹولے تو میں اس کی نظر میں دغا باز ٹھہروں گا اور برکت نہیں بلکہ لعنت کماؤں گا۔ اس کی ماں نے اسے کہا: اے میرے بیٹے! تیری لعنت مجھ پر آئے۔ تو صرف میری بات مان اور جا کر وہ بچے مجھے لا دے۔ تب وہ گیا اور ان کو لا کر اپنی ماں کو دیا اور اس کی ماں نے اس کے باپ کی حسب پسند لذیذ کھانا تیار کیا۔ اور ربقہ نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کے نفیس لباس جو اس کے پاس گھر میں تھے لے کر ان کو اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنایا۔ اور بکری کے بچوں کی کھالیں اس کے ہاتھوں اور اس کی گردن پر

> جہاں بال نہ تھے لپیٹ دیں۔ اور وہ لذیذ کھانا اور روٹی جو اس نے تیار کی تھی اپنے بیٹے یعقوب کے ہاتھ میں دے دی۔ تب اس نے باپ کے پاس آ کر کہا: اے میرے باپ! اس نے کہا میں حاضر ہوں تو کون ہے میرے بیٹے؟ یعقوب نے اپنے باپ سے کہا: میں تیرا پہلوٹھا بیٹا عیسو ہوں۔ میں نے تیرے کہنے کے مطابق کیا ہے۔ سو ذرا اٹھ اور بیٹھ کر میرے شکار کا گوشت کھا تا کہ تو دل سے مجھے دعا دے۔ تب اسحاق نے اپنے بیٹے سے کہا: تجھے یہ اس قدر جلد کیسے مل گیا؟ اس نے کہا: اس لیے کہ خداوند تیرے خدا نے میرا کام بنا دیا۔ تب اضحاق نے یعقوب سے کہا: اے میرے بیٹے! ذرا نزدیک آ کہ میں تجھے ٹٹولوں کہ تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے یا نہیں۔ اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے نزدیک گیا اور اس نے اسے ٹٹول کر کہا کہ آواز تو یعقوب کی ہے پر ہاتھ عیسو کے ہیں۔ اور اس نے اسے نہ پہچانا۔ اس لیے کہ اس کے ہاتھوں پر اس کے بھائی عیسو کے ہاتھوں کی طرح بال تھے۔ سو اس نے اسے دعا دی۔ اور اس نے پوچھا کہ کیا تو میرا بیٹا عیسو ہی ہے؟ اس نے کہا: میں وہی ہوں۔ تب اس نے کہا: کھانا میرے آگے لے آ اور میں اپنے بیٹے کے شکار کا گوشت کھاؤں گا تا کہ دل سے تجھے دعا دوں۔ سو وہ اسے اس کے نزدیک لے آیا اور اس نے کھایا اور وہ اس کے لیے مے لایا اور اس نے پی۔ پھر اس کے باپ اسحاق نے اس سے کہا: اے میرے بیٹے! اب پاس آ کر مجھے چوم۔ اس نے پاس جا کر اسے چوما۔ تب اس نے اس کے لباس کی خوشبو پائی اور اسے دعا دے کر کہا دیکھو! میرے بیٹے کی مہک اس کھیت کی مہک کی مانند ہے جسے خداوند نے برکت دی ہو۔ خدا آسمان کی اوس اور زمین کی فربہی اور بہت سا اناج اور مے تجھے بخشے! قومیں تیری خدمت کریں اور قبیلے تیرے سامنے جھکیں! تو اپنے بھائیوں کا سردار ہو اور تیری ماں کے بیٹے تیرے آگے جھکیں! جو تجھ پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہو اور جو تجھے دعا دے وہ برکت پائے!"[29]

اضحاق نے یعقوب کو خوشحالی، اختیار اور تحفظ کے لیے برکت دی۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ بزرگوں کی طرف سے دی ہوئی برکتیں نبوتی اثرات کی حامل تھیں۔ وہ لفظ بہ لفظ پوری ہوتی تھیں، کیونکہ وہ خدا کے الہام سے بولتے تھے۔[30]

بعد ازاں بائبل کے بیان کے مطابق اضحاق کا بیٹا عیسو اپنے باپ کے پاس آتا ہے اور تب اسے اپنے بھائی یعقوب کی چالا کی کا علم ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے:

"کیا اس کا نام یعقوب ٹھیک نہیں رکھا گیا؟ کیونکہ اس نے دوبارہ مجھے اڑنگا مارا۔ اس نے میرا پہلوٹھے کا حق تو لے ہی لیا تھا اور دیکھ! اب وہ میری برکت بھی لے گیا۔"[31]

(۴) فدان آرام کی طرف ہجرت

پھر عیسو کی منت سماجت پر اضحاق نے اسے بھی دعا دی اور عیسو نے یعقوب سے اس برکت کے سبب جو اس کے باپ نے اس کو بخشی تھی کینہ رکھا اور دل میں اپنے بھائی یعقوب کو باپ کی وفات کے بعد مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کی ماں ربقہ کو عیسو کی باتوں کا علم ہو گیا۔ تب اس نے اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو بلوا کر اس سے کہا کہ دیکھ تیرا بھائی عیسو تجھے مار ڈالنے پر ہے اور یہی سوچ سوچ کر اپنے کو تسلی دے رہا ہے۔ سواے میرے بیٹے تو میری بات مان اور اٹھ کر حاران کو میرے بھائی لابن (Laban) کے پاس بھاگ جا۔ اور تھوڑے دن اس کے ساتھ رہ جب تک کہ تیرے بھائی کی خفگی نہ اتر جائے۔ یعنی جب تک تیرے بھائی کا قہر تیری طرف سے ٹھنڈا نہ ہو اور وہ اس بات کو جو تو نے اس سے کی ہے بھول نہ جائے۔ تب میں تجھے وہاں سے بلوا بھیجوں گی۔ میں ایک ہی دن میں تم دونوں کو کیوں کھو بیٹھوں؟[32]

اس کے بعد اسحاق نے یعقوب کو کنعانی لڑکیوں سے بیاہ کرنے سے منع کیا اور تاکید کی کہ تو اٹھ کر فدان ارام کو اپنے نانا بیتوایل (Bethuel) کے گھر جا اور وہاں سے اپنے ماموں لابن کی بیٹیوں میں سے ایک کو بیاہ لا۔ سو اضحاق نے یعقوب کو رخصت کیا اور وہ فدان ارام میں لابن کے پاس جو ارامی بیتوایل کا بیٹا اور یعقوب اور عیسو کی ماں ربقہ کا بھائی تھا گیا۔[33]

اس پورے واقعے کے ضمن میں تفسیر الکتاب میں مرقوم ہے کہ:

جب اضحاق نے عیسو سے ہرن کے گوشت کی خواہش کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ وہ اس کے عوض اسے برکت دے گا تو ربقہ نے اپنے شوہر کو فریب دینے کے لیے سازش تیار کی تاکہ وہ اپنے لاڈلے یعقوب کے لیے برکت حاصل کر سکے۔ اس کی یہ چالاکی بالکل غیر ضروری تھی کیونکہ خدا نے پہلے ہی یعقوب سے برکت کا وعدہ کر رکھا تھا۔ اس نے بکری کا گوشت پکایا تاکہ یہ ہرن کے لذیذ گوشت کا مزہ دے اور بکری کی کھال یعقوب کے بازوؤں پر لپیٹ دی تاکہ وہ عیسو کے بالوں والے بازو معلوم ہوں۔ اضحاق نے اپنے محسوسات پر اعتماد کر کے فریب کھایا۔ بالوں والے بازو عیسو کے بازوؤں کی مانند "محسوس" ہوتے تھے۔ ہمیں اپنے روحانی معاملات میں اپنے جذباتی احساسات پر تکیہ نہیں کرنا چاہیے۔

مارٹن لوتھر کا مشاہدہ یہ ہے:

احساسات آتے ہیں اور احساسات چلے جاتے ہیں۔ احساسات دھوکہ دیتے ہیں۔ خدا کا کلام ہماری ضمانت ہے۔ اس کے مقابلے میں کوئی اور شے قابل اعتماد نہیں ہے۔

گو ربقہ نے سازش تیار کی لیکن یعقوب اسے عملی جامہ پہنانے میں اسی قدر مجرم تھا۔ جو کچھ اس نے بویا وہی کاٹا۔ [34]
اس واقعے پر تبصرہ کرتے ہوئے بائبل کا مفسر لکھتا ہے:

will of Isaac suffers for his preference for Esau, which was not determined by the blessing of the God but by his weak affection. Esau suffers for despising the firstborn. Rebekah suffers for her connivance, by separation from her favourite son whom she never saw again. Jacob, from the time when he confirmed himself in the possession of the sinfully acquired birthright by sinfully acquiring the blessing, had to endure a long strain of hardship and disappointments which made him feel how he had sinned against his father and brother.[35]

مفسر بائبل داؤد لمعی لکھتا ہے:

> **استدعى إسحق ابنه يعقوب ليودعه ويوصيه وصية الوداع قبل سفره . وهذا يظهر محبة إسحق ليعقوب وايمانه أن الوعود الإلهية تتم فيه، فقال له لا تتزوج من الكنعانيات الوثنيات الشري ا رت اللاتي تعيش بينهن[36].**

بیت ایل میں یعقوب کا خواب:

پرانے عہد نامہ کے نبوت کے نظریہ کے مطابق خواب کا موضوع خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہودی انداز فکر میں خواب اور نبوت کا خاص تعلق تھا۔ چنانچہ کتاب پیدائش میں حضرت یعقوب کے اس خواب کا بھی خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ جو انھوں نے حاران کی جانب جاتے ہوئے دیکھا۔

واقعہ کچھ یوں ہے:

> "اور یعقوب بیر سبع سے نکل کر حاران کی طرف چلا۔ اور ایک جگہ پہنچ کر ساری رات وہیں رہا کیونکہ سورج ڈوب گیا تھا اور اس نے اس جگہ کے پتھروں میں سے ایک اٹھا کر اپنے سرہانے دھر لیا اور اسی جگہ سونے کو لیٹ گیا۔ اور خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک سیڑھی زمین پر کھڑی ہے اور اس کا سرا آسمان تک پہنچا ہوا ہے اور خدا کے فرشتے اس پر سے چڑھتے اترتے ہیں۔ اور خداوند اس کے اوپر کھڑا کہہ رہا ہے کہ میں خداوند تیرے باپ ابراہام کا خدا اور اضحاق کا خدا ہوں۔ میں یہ زمین جس پر

> تو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دوں گا۔ اور تیری نسل زمین کی گرد کے ذروں کی مانند ہو گی اور تو
> مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیل جائے گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری
> نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ اور دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں اور ہر جگہ جہاں کہیں تو جائے
> تیری حفاظت کروں گا اور تجھ کو اس ملک میں پھر لاؤں گا اور جو میں نے تجھ سے کہا ہے جب تک
> اسے پورا نہ کر لوں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ تب یعقوب جاگ اٹھا اور کہنے لگا کہ یقیناً خداوند اس جگہ
> ہے اور مجھے معلوم نہ تھا۔ اور اس نے ڈر کر کہا یہ کیسی بھیانک جگہ ہے! سو یہ خدا کے گھر اور آسمان
> کے آستانے کے سوا اور کچھ نہ ہو گا۔ اور یعقوب صبح سویرے اٹھا اور اس پتھر کو جسے اس نے اپنے
> سرہانے دھرا تھا لے کر ستون کی طرح کھڑا کیا اور اس کے سرے پر تیل ڈالا۔ اور اس جگہ کا نام
> بیت ایل رکھا لیکن پہلے اس بستی کا نام لوز تھا۔ اور یعقوب نے منت مانی اور کہا کہ اگر خدا میرے
> ساتھ رہے اور جو سفر میں کر رہا ہوں اس میں میری حفاظت کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو
> کپڑا دیتا رہے۔ اور میں اپنے باپ کے گھر سلامت لوٹ آؤں تو خداوند میرا خدا ہو گا۔ اور یہ پتھر جو
> میں نے ستون سا کھڑا کیا ہے خدا کا گھر ہو گا اور جو کچھ تو مجھے دے اس کا دسواں حصہ ضرور ہی تجھے دیا
> کروں گا۔"[37]

پتھر کو ستون کی طرح کھڑا کرنے سے متعلق بائبل کا مفسر رقمطراز ہوا ہے:

The belief that a stone or pillar was the abode of deity was common among primitive peoples. The stone Which Jacob set up was the symbol of the presence of the divine spirit, which he probably believed to be in some way connected with it, seeing that he called the stone 'God's house'.[38]

اس خواب سے متعلق بائبل کی تفسیر میں کچھ یوں درج ہوا ہے:

بیت ایل میں یعقوب نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا۔ اس نے زمین سے آسمان تک ایک سیڑھی دیکھی۔ اس کا یہ مطلب تھا کہ آسمان اور زمین، جلال میں خدا اور تنہائی میں انسان کے مابین ایک حقیقی، مسلسل اور گہری رفاقت ہے۔ بنیامین ایک جنگجو قبیلہ ہے جو مسلسل فتوحات حاصل کرے گا اور لوٹ کا مال بانٹے گا۔ کسی نے کہا ہے کہ بنیامین نے دیگر تمام قبائل کی نسبت اپنے آپ کو جنگجو قبیلہ ثابت کیا۔[39]

(۱۲) یعقوب کی وفات اور تدفین:

حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات کا واقعہ عہد عتیق میں کچھ یوں درج ہوا ہے:

> ”پھر اس نے ان کو حکم کیا اور کہا کہ میں اپنے لوگوں میں شامل ہونے پر ہوں۔ مجھے میرے باپ دادا کے پاس اس مغارہ میں جو عفرون حتی کے کھیت میں ہے دفن کرنا۔ یعنی اس مغارہ میں جو ملک کنعان میں ممرے کے سامنے مکفیلہ کے کھیت میں ہے جسے ابرہام نے کھیت سمیت عفرون حتی سے مول لیا تھا تاکہ گورستان کے لیے وہ اس کی ملکیت بن جائے۔ وہاں انھوں نے ابرہام کو اور اس کی بیوی سارہ کو دفن کیا۔ وہیں انھوں نے اضحاق اور اس کی بیوی ربقہ کو دفن کیا اور وہیں میں نے بھی لیاہ کو دفن کیا۔ یعنی اس کھیت کے مغارہ میں جو بنی حت سے خرید اتھا۔ اور جب یعقوب اپنے بیٹوں کو وصیت کر چکا تو اس نے اپنے پاؤں بچھونے پر سمیٹ لیے اور دم چھوڑ دیا اور اپنے لوگوں میں جاملا۔“[40]

عہد عتیق میں ہے:

> ”تب یوسف اپنے باپ کے منہ سے لپٹ کر اس پر رویا۔ اور یوسف نے ان طبیبوں کو جو اس کے نوکر تھے اپنے باپ کی لاش میں خوشبو بھرنے کا حکم دیا۔ سو طبیبوں نے اسرائیل کی لاش میں خوشبو بھری۔ اور اس کے چالیس دن پورے ہوئے کیونکہ خوشبو بھرنے میں اتنے ہی دن لگتے ہیں اور مصری اس کے لیے ستر دن تک ماتم کرتے رہے۔ اور جب ماتم کے دن گزر گئے تو یوسف نے فرعون کے گھر کے لوگوں سے کہا: اگر مجھ پر تمھارے کرم کی نظر ہے تو فرعون سے ذرا عرض کر دو کہ میرے باپ نے یہ مجھ سے قسم لے کر کہا ہے کہ میں تو مرتا ہوں۔ تو مجھ کو میری گور میں جو میں نے ملک یعنی کنعان کی سرزمین میں جا کر دفنایا جائے تو جناب یوسف نے اپنے بادشاہ فرعون سے اجازت لی اور کہا کہ میں نے آج تک اس سرزمین کے لیے دن رات محنت کی ہے۔ لہٰذا اب مجھے اجازت چاہیے کہ میں ان کو واپس کنعان کی زمین میں لے جا کر اپنے ہاتھوں سے دفناؤں تو فرعون نے اجازت دے دی تو جناب یوسف ملک کنعان گئے اپنے باپ کی لاش کو لے کر اور وہاں پر دفنایا گیا جناب یعقوب کو۔ بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ کی تدفین کے بعد 70 دن ماتم مزید کیا گیا اور آپ کی ذات پر شاعری کی گئی۔

مبحث سوم: حضرت یعقوب علیہ السلام قرآن کی روشنی میں فضائل و مناقب

سورۃ البقرہ میں آپ علیہ السلام کی اس وصیت کا بالخصوص تذکرہ کیا گیا ہے جو آپ علیہ السلام نے آخری وقت میں اپنے بیٹوں سے کی تھی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اپنے بیٹوں کو توحید پر کاربند رہنے کی وصیت

ارشاد ہوتا ہے:

> ووصّى بهآ إبْرٰهيْم بنيْه ويعْقوب يا بنيّ إنّ اللّٰه اصْطفٰى لكم الدّيْن فلا تموْتنّ إلّا وأنْتمْ مّسْلموْنO أمْ كنْتمْ شهدآء إذْ حضر يعْقوْب الْموْت إذْ قال لبنيْه ما تعْبدوْن منْ بعْديْ قالوْا نعْبد إلٰهك وإلٰه أبآئك إبْرٰهيْم وإسْمٰعيل وإسْحٰق إلٰهًا وّاحدًا ونحْن له مسْلمونO [41]

> ترجمہ: ”اور اسی کی وصیت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب نے بھی۔ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے تمھارے لیے یہ دین چن لیا ہے، تو تم ہرگز فوت نہ ہونا مگر اس حال میں کہ تم فرماں بردار ہو۔ تم موجود تھے جب یعقوب کو موت پیش آئی، جب اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میرے بعد کس چیز کی عبادت کروگے؟ انھوں نے کہا ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے، جو ایک ہی معبود ہے اور ہم اسی کے لیے فرماں بردار ہیں۔“

اس آیت کریمہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی خاص فضیلت واضح ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام سب سے اہم بات جس پر کسی کا عمل کرنا، یہ پیغمبرانہ شان ہے اور ایک نبی اور غیر نبی میں یہی فرق ہے کہ وہ ہمیشہ حق بات کہتا ہے اور اپنے حق ہونے کو قرآن کی رہنمائی یا پھر جو بھی اس دور کی روحانی تعلیم ہوتی ہے۔ اس پر اپنے قرابت داروں، ماننے والوں کو قائم رہنے کا حکم دیتا ہے جو کہ جناب یعقوب نے ایس کرکے دکھایا یعنی خود بھی ساری زندگی توحید پر گزاری اور اپنی اولاد کو بھی اس پر قائم رہنے کا حکم دیا اور کہا کہ اپنے آبا و اجداد کی طرح اس پر کاربند رہنا۔

امت محمدیہ کو ان پر ایمان لانے کا حکم

> قوْلوْٓا أمنّا باللّٰه ومآ أنْزل إليْنا ومآ أنْزل إلىٰٓ إبْرٰهيْم وإسْمٰعيل وإسْحٰق ويعْقوْب والْأسْباط ومآ أوْتي موسىٰ وعيسىٰ ومآ أوْتي النّبيّوْن من رّبّهمْ لا نفرّق بيْن أحدٍ مّنْهمْ ونحْن له مسْلمونO[42]

> ” مسلمانو! کہو کہ ’ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب کی طرف نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰ اور عیسی اور دوسرے تمام پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی تھی ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے مسلم ہیں۔“

یہ یہود و نصاریٰ کی دعوت کہ یہودی یا نصرانی بنو تو ہدایت پاؤ گے کا مسلمانوں کی طرف سے جواب ہے۔ خدا کی شریعت اور اس کے نبیوں اور رسولوں کے باب میں یہ امت مسلمہ یا امت وسط کا موقف یا بالفاظ دیگر کلمہ بیان ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ امت خدا کی اتاری ہوئی کسی ہدایت کی نہ تو تردید کرتی ہے اور نہ کسی نبی یا رسول کی تکذیب کرتی ہے بلکہ بغیر کسی تفریق و استثناء کے سب پر ایمان رکھتی ہے۔ اس کا موقف یہ ہے کہ خدا کے ان نبیوں اور رسولوں نے اپنی اپنی امتوں کو جو تعلیمات دی تھیں ان کی امتوں نے ان میں یا تو ملاوٹ کر دی یا ان کے کچھ حصہ کو فراموش کر دیا۔ اب اس امت کو جو شریعت ملی ہے وہ خدا کی اصل ہدایت کو اس کی آخری اور مکمل شکل میں پیش کرتی ہے۔[43]

اللہ پاک نے قرآن حکیم میں دیگر انبیاء کے ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کریمانہ اخلاق اور فضائل کا تذکرہ کیا ہے۔

منصب نبوت:

قرآن حکیم میں ارشاد ہوا ہے:

> **فلمّا اعْتزلهمْ وما يعْبدون من دون اللّٰه وهبْنا لهٗۤ إسْحٰق ويعْقوْبؕ وكلًّا جعلْنا نبيًّاO ووهبْنا لهم مّن رّحْمتنا وجعلْنا لهمْ لسان صدْقٍ عليًّاO** [44]

> ” پس جب وہ ان لوگوں سے اور ان کے معبودان غیر اللہ سے جدا ہو گیا تو ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد دی اور ہر ایک کو نبی بنایا۔ اور ان کو اپنی رحمت سے نوازا اور ان کو سچی ناموری عطا کی۔“

حضرت یعقوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں لیکن ایسا اولو العزم پوتا بھی دادا کا نام روشن کرنے والا گویا دادا کو فرزند ارجمند عطا کرنا ہے۔ اس آیت میں نہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور پوتے کی پیدائش کی خوشخبری سنائی گئی ہے بلکہ ان کا منصب نبوت پر فائز ہونے کی خوشخبری بھی دی گئی ہے۔

راست روی:

سورۃ الانعام میں ارشاد ہوا ہے:

> **ووهبْنا لهٓ إسْحٰق ويعْقوْب ج كلًّا هديْنا ج ونوْحًا هديْنا من قبْلۖ ومنْ ذرّيّته داود وسليْمٰن وأيّوْب ويوْسف وموسىٰ وهٰروْن ج وكذٰلك نجْزى الْمحْسنينO** [45]

> ”پھر ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد دی اور ہر ایک کو راہ راست دکھائی (وہی راہ راست جو) اس سے پہلے نوح کو دکھائی تھی اور اسی کی نسل سے ہم نے داود، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت بخشی) اس طرح ہم نیکو کاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔“

صالح طبیعت:

حضرت یعقوب کی پیدائش کی بشارت کے ساتھ ہی ان کی صالح طبیعت کی بھی خوشخبری سنادی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے:

> **ووهبْنا لهٓ إسْحٰق ويعْقوْب نافلةًۖ وكلًّا جعلْنا صالحيْنO وجعلْناهمْ أئمّةً يهْدوْن بأمْرنا وأوْحيْنآ إليْهمْ فعْل ٱلْخيْرٰت وإقام الصّلوٰة وإيتآء الزّكوٰةۖ وكانواْ لنا عابدينO** [46]

> ”اور ہم نے اسے اسحاق عطا کیا اور یعقوب اس پر مزید، اور ہر ایک کو صالح بنایا۔ اور ہم نے ان کو امام بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے انھیں وحی کے ذریعے نیک کاموں کی اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی ہدایت کی اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔“

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

چونکہ خلیل اللہ کے سوال میں ایک لڑکے ہی کی طلب تھی۔ دعا کی تھی کہ **رب جب لی من الصالحین** اللہ تعالیٰ نے یہ دعا بھی قبول فرمائی اور لڑکے کے ہاں بھی لڑکا دیا جو سوال سے زائد تھا اور سب کو نیکو کار بنایا۔ ان سب کو دنیا کا مقتدا اور پیشوا بنادیا کہ بحکم الٰہی خلق اللہ کو راہ حق کی دعوت دیتے رہے۔ ان کی طرف ہم نے نیک کاموں کی وحی فرمائی۔ اس عام بات پر عطف ڈال کر پھر خاص باتیں یعنی نماز اور زکوٰۃ کا بیان فرمایا۔ اور ارشاد ہوا کہ وہ علاوہ ان نیک کاموں کے خود بھی ان نیکیوں پر عامل تھے۔[47]

یعنی یہ سب حضرات صالحیت کے درجہ کمال پر تھے۔ اس تصریح کی ضرورت اس لیے پڑی کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب میں عجیب عجیب لغو بلکہ گندے الزامات ان مقدس حضرات کی جانب منسوب کر رکھے تھے۔ قرآن ان سب باتوں سے ان حضرات کو بری قرار دیتا ہے۔ ساتھ ہی عرب و آل اسمعیل کو بھی تعلیم مل رہی ہے کہ کہیں تم اسرائیلیوں کی ضد میں

آکر اور ان کی بد گوئی سے مشتعل ہو کر ان کے بزرگوں اسحاق و یعقوب کی شان میں زبان درازی نہ کر بیٹھنا، وہ انبیاء صالحین ہر حال میں واجب الاحترام ہوتے ہیں۔[48]

اولی الایدی والابصار:

ارشاد خداوندی ہے:

> **واذْكرْ عبادنآ إبْرٰهيم وإسْحٰق ويعْقوب أوْلى ٱلْأيْدى والْأبْصارO إنّآ أخْلصْناهم بخالصةٍۢ ذكْرى ٱلدّارO وإنّهمْ عندنا لمن الْمصْطفيْن ٱلْأخْيارO** [49]

> ”اور ہمارے بندوں، ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا ذکر کرو بڑی قوت عمل رکھنے والے اور دیدہ ور لوگ تھے۔ ہم نے ان کو ایک خالص صفت کی بنا پر برگزیدہ کیا تھا اور وہ دار آخرت کی یاد تھی۔ یقیناً ہمارے ہاں ان کا شمار چنے ہوئے نیک اشخاص میں ہے۔“

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اس آیت پر کچھ یوں روشنی ڈالتے ہیں:

> ان آیات میں حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب و دیگر انبیاء علیہم السلام کے اخلاص و انابت الی اللہ و دیگر فضائل کا بیان ہے۔ فرمایا اور یاد کرو ہمارے خاص بندوں ابراہیم و اسحاق اور یعقوب کو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے کہ ان میں اور قوت عملیہ بھی کامل تھی اور قوت علمیہ بھی اور خاص کر لیا تھا ہم نے ان کو ایک خصوصی صفت کے ساتھ وہ تھی یاد آخرت کی کہ ہمہ وقت اسی کی فکر اور تیاری میں مصروف رہتے اور اپنی تمام عملی قوتوں اور نظر و نگر کی صلاحیتوں کو اسی کے لیے وقف کیے ہوئے تھے۔ وہ اخلاق فاضلہ اور اعمال صالح میں ایسے کام تھے کہ اپنے نفس پر غالب تھے۔ طاقتور تھے۔ نگاہوں سے عبرت کے واقعات اور دلائل قدرت دیکھتے رہتے۔ بصر و بینائی کے اس کمال کے ساتھ بصیرت سے حق تعالیٰ کی معرفت کی بلندیوں تک پہنچے ہوئے تھے اور ظاہر ہے کہ علم و معرفت اور عمل کا کمال ہی اللہ کی بارگاہ میں تقرب اور فضیلت کا باعث ہے۔ اور اللہ کے ان برگزیدہ بندوں نے اپنی ان تمام صلاحیتوں اور قوتوں کو آخرت کی فکر اور تیاری میں مصروف کیا ہوا تھا۔ آخرت کے غم کے سوا اور کوئی فکر و غم ہی نہ تھا۔ اور بے شک یہ سب ہمارے نزدیک چنے ہوئے برگزیدہ اور نیک لوگوں میں ہیں جمہور قراء کے نزدیک الایدی یا کے ساتھ ہے جو ید کی جمع ہے اور ید کے معنی ہاتھ کے ہیں تو اس لحاظ سے اولو الایدی سے عملی قوت والا ہونا مراد ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ

> اس کی تفسیر میں یہی فرمایا کرتے کہ اولو الایدی سے مراد القوۃ فی العبادۃ اور الابصار سے مراد الفقہ فی الدین ہے۔ بعض علماء نے ید کو بمعنی نعمت لیا ہے کہ یہ حضرات بڑے انعامات اور نعمتوں والے تھے۔ بعض قراء نے بغیر یا صرف اولو الاید پڑھا ہے تو لفظ اید بمعنی طاقت ہے تو مراد عبادت میں ان کی ہمت اور جفاکشی اور قوت کا بیان ہے۔ یہ سب فضائل و کمالات یادگار ہیں ان سب حضرات انبیاء کے۔ اور شرف و فضل ہیں اور آنے والی نسلوں میں ان کا بہترین ذکر ہے۔[50]

اس خیال کی تردید کہ وہ نصرانی یا یہودی تھے:

> **أَمْ تقوْلوْن إنّ إبْرٰهيْم وإسْمٰعيْل وإسْحٰق ويعْقوْب والْأسْباط كانوْا هوْدًا أوْ نصرٰىۗ قلْ أأنْتمْ أعْلم أم اللّٰهۗ ومنْ أظْلم ممّنْ كتم شهادةً عنده من اللّٰهۗ وما اللّٰه بغافلٍ عمّا تعْملونO** [51]

> ”یا پھر کیا تمھارا کہنا یہ ہے کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب سب کے سب یہودی تھے یا نصرانی تھے؟ کہو: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جس کے ذمے اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے؟ تمھاری حرکات سے اللہ غافل تو نہیں ہے۔“

خلاصہ بحث

اس تحقیقی مطالعے کے ذریعے حضرت یعقوب علیہ السلام کی مبارک زندگی کے متعدد پہلوؤں کو قرآنِ کریم اور بائبل کی روشنی میں کامیابی سے اجاگر کیا گیا ہے۔ نام "یعقوب" کے لغوی معانی کی تشریح نے ان کی شخصیت کے معنی خیز پہلوؤں کو نمایاں کیا ہے، جبکہ دونوں مقدس کتب میں ان کے تذکرے کا تقابلی جائزہ بین المذاہب ہم آہنگی کو تقویت دیتا ہے۔ قرآن میں بیان کردہ آپ کے فضائل اور مناقب نے آپ کی صبر، استقامت اور توحید پر مضبوطی کو نمایاں کیا ہے، جو آج بھی مؤمنین کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ یہ تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی زندگی اور تعلیمات نہ صرف تاریخی بلکہ موجودہ دور میں بھی اخلاقی اور روحانی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ امید ہے کہ یہ مطالعہ مزید علمی تحقیق اور بین المذاہب گفتگو کے دروازے کھولے گا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] المناوی، عبد الرؤوف. **قاموس الأسماء** (بیروت: دار الفکر، 1980)، 67

[2] طبری، محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملي، موسوسۃ الرسالۃ، الطبعہ الاولی، (1415ھ-1994)

[3] فتح القدیر، ابو علی محمد بن علی بن محمد شوکانی، محمد علی بیضون لنشر کتب والسنۃ والجماعت دار الکتب العلمیۃ،

[4] کتاب پیدائش، باب 36:23:5 تا 7۔

[5] کتاب مقدس، باب پیدائش، باب 36:23:5 تا 7۔

[6] A Commentary on The Holy Bible, J.R. Dummelow, Macmillan and CO. London,1946, pg. 32

[7] سیرت انبیائے کرام، عبد الرحمٰن، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۱۹۹۰ء، ج ۱، ص ۲۹۱۔

[8] الطبری، محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوک، دار التراث - بیروت، ۱۳۸۷ھ، ج ۱، ص ۳۱۸۔

[9] سورۃ العنکبوت: ۲۷۔

[10] فی ظلال القرآن، سیّد قطب شہید، مترجم (میاں منظور احمد، پروفیسر)، اسلامی اکادمی۔ لاہور، ۱۹۹۰ء، ج ۷، ص ۳۶۹۔

[11] سورۃ ھود: ۷۱۔

[12] سورۃ البقرۃ: ۱۳۶۔

[13] ایضاً: ۱۴۰۔

[14] سورۃ آل عمران: ۸۴۔

[15] ایضاً، ۹۳۔

[16] اسباب النزول، ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری، مترجم (خالد محمود صاحب، مولانا)، بیت العلوم لاہور، س ن، ص ۱۲۷۔

[17] معارف القرآن، محمد شفیع، مفتی، ادارۃ المعارف، کراچی۔ ۲۰۰۱ء، ج ۲، ص ۱۱۲، ۱۱۳۔

[18] سورۃ النساء: ۱۶۳۔

[19] سورۃ الانعام: ۸۴۔

[20] سورۃ ھود: ۷۱۔

[21] سورۃ مریم: ۴۹، ۵۰۔

[22] ایضاً: ۶۔

[23] سورۃ الانبیاء: ۷۲، ۷۳۔

[24] سورۃ العنکبوت: ۲۷۔

[25] سورۃ ص: ۴۵، ۴۶، ۴۷۔

[26] کتاب پیدایش ۲۵: ۲۳ تا ۲۶۔

[27] کتاب پیدائش ۲۵: ۲۷ تا ۳۴۔

[28] A commentary on the holy bible, pg. 32

[29] کتاب پیدائش ۲۷:۱ تا ۲۹۔

[30] تفسیر الکتاب، ص ۷۷۔

[31] کتاب پیدائش ۲۷:۳۶۔

[32] کتاب پیدائش ۲۷:۴۲ تا ۴۵۔

[33] کتاب پیدائش ۲۸:۲ تا ۵۔

[34] ولیم میکڈونلڈ، تفسیر الکتاب، ص ۷۶۔

[35] A commentary on the holy bible, pg. 33

[36] **داؤد لمعی، الموسوعة الكنسية تفسير المهد القديم، كنيسة مار مرقس القبطية الارثوذكسية بمصر، ٢٠٠٦، الجزء الاول سفر التكوين، ص ٢٠٨۔**

[37] کتاب پیدائش ۲۸:۱۰ تا ۲۲۔

[38] A commentary on the holy bible, pg. 34

[39] تفسیر الکتاب، ص ۱۰۷۔

[40] کتاب پیدائش ۴۹:۲۹ تا ۳۳

[41] سورۃ البقرۃ: ۱۳۲، ۱۳۳۔

[42] ایضاً: ۱۳۶۔

[43] امین احسن اصلاحی، مولانا، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور۔ ۱۹۸۵ء، ج ۱، ص ۳۴۸۔

[44] سورۃ مریم: ۴۹، ۵۰۔

[45] سورۃ الانعام: ۸۴۔

[46] سورۃ الانبیاء: ۷۲، ۷۳۔

[47] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج ۳، ص ۴۱۲، ۴۱۳۔

[48] عبد الماجد دریابادی، مولانا، تفسیر ماجدی، مجلس نشریات قرآن، کراچی۔ ۲۰۰۲ء، ج ۳، ص ۳۱۳۔

[49] سورۃ ص: ۴۵، ۴۶، ۴۷۔

[50] محمد ادریس کاندھلوی، مولانا، معارف القرآن، الطاف اینڈ سنز، کراچی۔ ۱۴۳۳ھ، ج ۷، ص ۴۶، ۴۷۔

[51] سورۃ البقرۃ: ۱۴۰۔